



راہِ خدا عزوجل میں خیرِ کمرئے کے فضائل

رَأْدُ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجَبْرِانِ وَمُوَسَّاتِ الْفُقَرَاءِ

(پڑھنے والوں کی دعوت اور غیروں کی غمخواری کے ذریعے قحط اور وبا کو تال دینے والا)

www.sirat-e-mustaqeem.com

مُصَنَّف : اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

بسم الله الرحمن الرحيم

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله وعلى آلك واصحابك يا حبيب الله

حوالہ: ۹۵

تاریخ: ۲۱ ذیقعد ۱۴۲۵ھ

تصدیق نامہ

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين

وعلى آله واصحابه اجمعين

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

راد القحط والوباء بدعوة الجيران ومواساة الفقراء

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کی تسہیل و ترجمہ بنام ”راہ خدا میں خرچ کرنے کے

فضائل“ پر مجلس تفتیش کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے۔ البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس

تفتیش کتب و رسائل

03-01-2005

راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل

رَأٰدُ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجَيْرَانِ وَمُوَسَّاتِ الْفُقَرَاءِ
(پڑوسیوں کی دعوت اور فقیروں کی غمخواری کے ذریعے قحط اور وبا کو ٹال دینے والا)

مصنف

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیشکش

المدينة العلمية

E.Mail:ilmia@dawateislami.net

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : راد القحط والوباء بدعوة الجيران ومواساة الفقراء

مصنف : اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حاشیہ : راہ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل

مصحی : مولانا عبدالرشید ہمایوں المدنی

تصحیح و نظر ثانی : مولانا عبدالرزاق العطاری و مولانا یونس علی عطاری

طباعت ۱۴۲۵ھ بمطابق ۲۰۰۵ء تعداد: 1000

طباعت ربيع النور ۱۴۳۳ھ، مطابق فروری 2012ء تعداد: 6000

طباعت رجب المرجب ۱۴۳۳ھ، مطابق مئی 2012ء تعداد: 6000

پیشکش : المدینة العلمية

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بسم الله الرحمن الرحيم

کتب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اور المدینۃ العلمیۃ

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی
ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لله على احسانه وفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم
میرے ولی نعمت، میرے آقا علیحضرت، امام اہلسنت، عظیم المہرکت، عظیم المرتبت، پروانہ
شیع رسالت، مجرّ دین وملت، حامی سنت، حاجی پدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعش خیر
و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن
بے مثال ذہانت و فطانت، کمال درجہ فقاہت اور قدیم و جدید علوم میں کامل دسترس و مہارت
رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقریباً ایک ہزار کتب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بچپن
سے زائد علوم و فنون میں تبحر علمی پر دل ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جن قلمی کاوشوں کو بین
الاقوامی شہرت حاصل ہوئی ان میں کنز الایمان، حدائق بخشش اور فتاویٰ رضویہ (تخریج شدہ
تادم تحریر ۲۷ جلدیں) بھی شامل ہیں، آخر الذکر تو علوم و فنون کا ایسا بحر بیکراں ہے جو بے
شمار و مستند مسائل اور تحقیقاتِ نادرہ کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے، جسے پڑھ کر قدردان
انسان بے ساختہ پکار اٹھتا ہے کہ امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجتہدانہ بصیرت کا پرتو ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتب رہتی دنیا تک
مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو چاہیے کہ سرکارِ علیحضرت
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مملہ تصانیف کا حسب استطاعت ضرور مطالعہ کرے۔

الحمد للہ عزوجل تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی
دعوت، احیائے سنت اور اشاعتِ علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی ہے،

ان تمام اُمور کو نیکسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے مسعدہٴ مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”**المدینۃ العلمیۃ**“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مُفتیانِ کرام کَثْرَہُہُمُ اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل پانچ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتب (۴) شعبۂ تراجم کتب (۵) شعبۂ تفتیش کُتب

المدینۃ العلمیۃ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ الوسع سہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”**المدینۃ العلمیۃ**“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گندِ خضرِ شہادت، جنتِ البقیع میں مدفن اور جنتِ الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پڑوس نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



پیش لفظ

زیر نظر رسالہ ”راد القحط و الوباء بدعوة الجيران و
 مواساة الفقراء“ درحقیقت صدقہ و خیرات کی اہمیت و فضیلت سے متعلق ہے۔
 اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدد دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن
 نے مذکورہ رسالے میں ساٹھ (۶۰) احادیث کریمہ اور ان سے ماخوذ پچیس فوائد کے
 ذریعے صدقہ و خیرات کی اہمیت و فضیلت کو ثابت کیا ہے، علاوہ ازیں موضوع کی مناسبت
 سے بطور ترغیب چند واقعات بھی اس رسالے میں شامل ہیں نیز صدقہ و خیرات کو زیادہ
 نافع بنانے کے لیے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمن نے چند اہم امور بھی ارشاد فرمائے ہیں جو
 اس رسالے کی زینت میں اضافے کا سبب ہیں، یہ رسالہ مبارکہ تقریباً ایک سو بارہ سال
 قبل ۱۳۱۲ھ میں قلم رضا کی جنبش سے صفحہ قرطاس پر ابھرا اور اپنے موضوع کے اعتبار
 سے امت مسلمہ کو رہتی دنیا تک ان شاء اللہ عزوجل فائدہ پہنچاتا رہے گا، اسی بات کے
 پیش نظر ”مجلس: المَدِينَةُ الْعِلْمِيَّة (شعبہ کتب اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ)“ نے اس کی اشاعت کا اہتمام فرمایا ہے۔

عوام کی سہولت کے پیش نظر عربی عبارات اور جگہ جگہ مشکل مقامات پر حواشی کی
 صورت میں حتی المقدور ترجمہ اور تسہیل کی بھی کوشش کی گئی ہے تاکہ کتاب پڑھنے
 اور سمجھنے میں دشواری پیش نہ آئے نیز علمائے کرام اور محققین صاحبان کے لیے حواشی ہی
 کے مابین تخریجات بھی درج کر دی گئیں ہیں تاکہ اصل ماخذ سے رجوع کرنے میں

آسانی رہے۔ اس سلسلہ میں مولانا عبدالرشید ہمایوں المدنی کی خدمات سے استفادہ کیا گیا ہے، جبکہ نظر ثانی کا کام مولانا عبدالرزاق العطاری المدنی اور مولانا یونس علی عطاری المدنی نے سرانجام دیا ہے تاکہ غلطی کا امکان کم سے کم ہو۔

الحمد لله عزوجل اراکینِ مجلس: ”**المدينة العلمية**“ کی یہی کوشش رہی ہے کہ ایسی معیاری اور دیدہ زیب کتب آپکی خدمت میں پیش کی جائیں جو آپکے ذوقِ علمی کے عین مطابق ہوں۔ یہ سب ہمارے بیٹھے بیٹھے مرشدِ کریم شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی کی نظرِ کرم و شفقت کا فیضان ہے۔ الحمد للہ عزوجل اس رسالے کے حاشیہ کا نام ”راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل“ آپ مدظلہ العالی ہی نے عطا فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اخلاص کی دولت سے مالا مال کرتے ہوئے ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے اور تادمِ آخر مسلکِ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمن کے لیے خدمات انجام دیتے رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

امین بجاء النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

مجلس: ”**المدينة العلمية**“ (شعبہ کتب اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۷ ذیقعد ۱۴۲۵ھ

9 جنوری 2005ء

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	ایک علاقے کا رواج ہے کہ جب وہاں ہیفنہ، چچک اور قحط سالی وغیرہ آجائے تو دفعِ بلاء کے واسطے اہل محلہ مل جل کر دعوت پکاتے ہیں، فقراء و علماء کو بھی کھلاتے ہیں اور خود اہل محلہ بھی اس میں سے کھاتے ہیں، کیا ایسی صورت میں طعامِ مطبوخہ کا کھانا محلہ داروں کو جائز ہے یا نہیں؟	1
۲	مشتہر کہ دعوت میں سے اہل دعوت کو کھانا جائز ہے۔	2
۳	بے منع شرعی، ارتکابِ ممانعت، جہالت و جرأت ہے۔	2
۴	اہل محلہ کامل جل کر کھانا تیار کرنا تاکہ اس میں سے مساکین و فقراء، علماء و صلحاء، اعزاء و اقارب اور پڑوسی سب ہی کھائیں، ابوابِ جنت کی تعداد کے برابر آٹھ خوبیوں کا حامل ہے۔	3
۵	اہمیت و فضیلتِ صدقہ و خیرات سے متعلق احادیثِ کریمہ۔	4
۶	صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔	4
۷	آدھا چھوہارا صدقہ کرنا بھی دوزخ سے بچنے کا سبب ہو سکتا ہے۔	5
۸	مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے۔	5
۹	اللہ تعالیٰ صدقہ کے سبب سے بُری موت کے ستر دروازے دفع فرماتا ہے۔	6
۱۰	صدقہ بُرائی کے ستر دروازے بند کرتا ہے۔	6
۱۱	صدقہ ستر بلاؤں کو روکتا ہے جن میں سب سے ہلکی جدام و برص ہے۔	7
۱۲	صبح سویرے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔	7
۱۳	صدقہ بُری قضا کو ٹال دیتا ہے۔	8

8	۱۴	خفیہ و ظاہر کثرت سے صدقہ کرنے سے رزق دیا جاتا ہے اور بگڑیاں سنور جاتی ہیں۔
9	۱۵	مومن اور ایمان کی کہاوت
9	۱۶	اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلاؤ اور اپنا نیک سلوک سب مسلمانوں کو دو۔
10	۱۷	جو رزق میں وسعت اور مال میں برکت چاہتا ہے، وہ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرے۔
10	۱۸	تقویٰ وصلہ رحمی سے رزق وسیع، عمر دراز اور بُری موت دُور ہوتی ہے۔
12	۱۹	تمام نیکیوں میں جلد تر ثواب صلہ رحمی کا ہے۔
12	۲۰	صلہ رحمی کرنے والے محتاج نہیں ہو سکتے۔
13	۲۱	بھلائی کے کام بُری موتوں اور آفتوں سے بچاتے ہیں، جو دنیا میں احسان والے ہیں وہی آخرت میں احسان والے ہوں گے۔
14	۲۲	بھلائی کے کام کرنے والے سب سے پہلے جنت میں جائیں گے۔
14	۲۳	مسلمان بھائی کا دل خوش کرنا، موجب مغفرت اور عند اللہ بعد از فرائض محبوب ترین عمل ہے۔
16	۲۴	جو اپنے مسلمان بھائی کو اس کی چاہت کی چیز کھلائے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کر دے۔
16	۲۵	غریب مسلمانوں کو کھانا کھلانا رحمت کو واجب کر دیتا ہے۔
18	۲۶	اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ بلند کرنے والی اشیاء یہ ہیں: i۔ سلام کو پھیلانا ii۔ لوگوں کو کھانا کھلانا، iii۔ رات کو نماز پڑھنا، جب لوگ سو رہے ہوں۔

20	لوگوں کو کھانا کھلانے والے کے فضائل۔	۲۷
22	مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور کھلانے والوں کے گناہ لے کر جاتا ہے۔	۲۸
22	اسلامی بھائیوں کو کھانا کھلانے کی فضیلت۔	۲۹
23	کھانا مل کر، بسم اللہ پڑھ کر کھانے میں برکت ہوتی ہے۔	۳۰
24	تین چیزوں میں برکت ہے۔	۳۱
24	ایک آدمی کی خوراک دو کو اور دو کی چار کو کفایت کرتی ہے۔	۳۲
24	اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔	۳۳
25	پسندیدہ ترین کھانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے جس پر ہاتھوں کی کثرت ہو۔	۳۴
25	مشترکہ طور پر کھانا تیار کر کے کھانے اور علماء و صلحاء و مساکین و اقرباء کو کھلانے سے پچیس (۲۵) فوائد حاصل ہونے کی امید ہے۔	۳۵
28	بغرض حصول شفاء و دفع بلا، پانچ متفرق اشیاء کو جمع کرنے کا ایک عجیب نسخہ نافذ۔	۳۶
29	بزرگان دین اور اسلاف کرام سے منقول متفرقات کو جمع کرنے کی مبارک ترکیبیں۔	۳۷
31	جمع متفرقات کی کامل نظیر۔	۳۸
31	کرامات اولیاء و رؤیائے صالحہ سے لاعلاج مریض درست ہو گئے۔	۳۹
31	سات برسوں سے بہنے والا پھوڑا ٹھیک ہو گیا۔	۴۰
32	امام حاکم صاحب مستدرک کے منہ پر نکلے پھوڑے درست ہو گئے۔	۴۱
33	صدقہ و خیرات کو زیادہ نافع بنانے کے لئے چند امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔	۴۲
37	قحط سالی کے زمانہ میں مسلمانوں کو کامل جل کر، مشترکہ طور پر کھانا تیار کر کے خود بھی کھانا اور دوسروں کو بھی کھانا بہت ہی مناسب ہے۔	۴۳
39	ماخذ و مراجع	۴۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از کانپور، مدرسہ فیض عام، مرسلہ مولوی احمد اللہ تلمیذ مولوی احمد حسن صاحب ۱۷ ربیع
الآخر شریف ۱۳۱۲ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہمارے
دیار (۱) میں اس طرح کا رواج ہے کہ کوئی بلا میں ہیضہ، چچک و قحط سالی وغیرہ آجائے تو
دفعِ بلا کے واسطے جمیع (۲) محلّہ والے مل کر فی سبیل اللہ اپنی اپنی حسب استطاعت چاول،
گیہوں و پیسہ وغیرہ اٹھا کر کھانا پکاتے ہیں اور مولویوں اور مُلّاؤں کو بھی دعوت کر کے ان
لوگوں کو بھی کھلاتے ہیں اور جمیع محلّہ دار بھی کھاتے ہیں، آیا اس صورت میں محلّہ دار
کو طعامِ مطبوخہ (۳) کا کھانا جائز ہوگا یا نہ؟ طعامِ مطبوخہ کھانے کے لئے مانع وغیر
مانع (۴) پر کیا حکم دیا جاتا ہے؟ بینوا تَوَجُّروا (۵)۔

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي وضع البركة في جماعة الإخوان وقطع
الهلكة بتواصل الأحباء والجيران و الصلاة والسلام على

۱۔ شہر یا علاقہ، یہاں مراد بنگالہ ہے کہ یہ سوال کانپور میں وہیں سے آیا تھا اور کانپور سے جواب لکھنے

کے لئے بریلی بھیجا گیا۔ ۲۔ تمام ۳۔ پکا ہوا کھانا

۴۔ رکاوٹ ڈالنے والے اور نہ ڈالنے والے ۵۔ بیان کرو تا کہ اجر دیئے جاؤ۔

صاحب الشفاعة مجيب الدعوة و محب الجماعة دافع البلاء و
الوباء و القحط و المجاعة و على اله و صحبه و جماعة المسلمين و
علينا فيهم يا أرحم الراحمين امين، امين، امين، يا ربنا امين! (۱)
فعل مذکور، بقصہ مسطور (۲) اور اہل دعوت کو وہ کھانا کھانا شرعاً جائز و روا (۳)،
جس کی ممانعت شرع مطہر میں اصلاً (۴) نہیں،
قال الله تعالى:

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا (۵)۔

تم پر کچھ گناہ نہیں کہ کھاؤ مل کر یا الگ الگ۔

تو بے منع شرعی، ارتکاب ممانعت، جہالت و جرأت (۶)۔

وَأَنَا أَقُولُ وبالله التوفيق (۷) نظر کیجئے تو یہ عمل چند دواؤں کا نسخہ جامعہ (۸)

۱۔ تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے بھائیوں کے اجتماع میں برکت فرمائی اور اہل محبت
اور پڑوسیوں کی ملاقات و صلہ میں مصیبت کو قطع فرمایا اور صلوة و سلام مالک شفاعت، دعوت کو قبول،
جماعت سے محبت، مصیبت و بلا اور بھوک اور قحط کو دفع کرنے والی ذات پر اور ان کی آل و اصحاب
اور مسلمانوں کی جماعت اور ان کے ساتھ ہم پر، یا ارحم الراحمین، آمین، آمین، آمین، اے ہمارے
رب قبول فرما!

صحیح ۳

۲۔ مسئلہ کی سطور میں ذکر کردہ طریقہ

۵۔ پ ۱۸، النور: ۶۱

۳۔ بالکل

۶۔ بغیر کسی وجہ شرعی کے منع کرنا کم علمی و بے باکی ہے۔

۸۔ مکمل نسخہ

۷۔ میں (یعنی احمد رضا خان) اللہ عز و جل کی توفیق کے ساتھ کہتا ہوں۔

ہے کہ اس سے مساکین (۱) و فقراء بھی کھائیں گے، علماء و صلحاء (۲) بھی، عزیز و رشتہ دار بھی، قریب و اہل جوار (۳) بھی، تو اس میں بعددِ ابوابِ جنت (۴) آٹھ خوبیاں ہیں:

- i- فضیلتِ صدقہ
- ii- خدمتِ صلحاء
- iii- صلہ رحم (۵)
- iv- مواصافہ جار (۶)
- v- سلوکِ نیک سے مسلمانوں، خصوصاً غرباء کا دل خوش کرنا
- vi- ان کی مرغوب چیزیں، ان کے لئے مہیا کرنا۔

vii- مسلمان بھائیوں کو کھانا دینا

viii- مسلمانوں کا کھانے پر مجتمع (۷) ہونا

اور ان سب امور کو، جب بہ نیتِ صالحہ (۸) ہوں، باذن اللہ تعالیٰ رضائے خدا، عفوِ خطا و دفعِ بلا میں دخل تام ہے (۹)۔ ظاہر ہے کہ قسط، وبا، ہر مصیبت و بلا

۱- مسکین کی جمع، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ ”رسائل عطار یہ حصہ اول“ میں مسکین کی شرعی تعریف بیان فرماتے ہیں کہ مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لئے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور اسے سوال حلال ہے۔ تفصیل بہار شریعت حصہ پنجم سے ملاحظہ فرمائیں۔ (رسائل عطار یہ حصہ اول، ص ۱۲۸، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)

۲- علماء، عالم کی جمع ہے یعنی علم والا، عالم وہ ہے جو کسی دوسرے کی مدد کے بغیر درپیش مسائل کا حل تلاش کر سکے اور صلحاء، صالح کی جمع ہے، اس سے مراد نیک لوگ ہیں۔

۳- پڑوس میں رہنے والے

۴- جنت کے دروازوں کی تعداد کے برابر،

۵- رشتہ داروں سے ملنا جلنا، تعلقات بحال رکھنا صلہ رحمی کہلاتا ہے احادیث میں صلہ رحمی کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے۔

۶- پڑوسیوں کی غنچواری

۷- اکٹھا

۸- اچھی اور نیک بیتی کے ساتھ

۹- تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے رضائے الہی، گناہوں کی بخشش و مغفرت اور مصیبتوں کے ٹلنے میں مکمل دخل ہے

گناہوں کے سبب آتی ہے۔

قال الله تعالى: وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ (۱)۔

تو اسباب مغفرت و رضا و رحمت بلاشبہ اس کے عمدہ علاج ہیں۔

اب بتوفیق اللہ تعالیٰ (۲) احادیث سنئے :

حدیث ۱: حضور پُر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”إن الصدقة لتطفئ غضب الرب و تدفع ميتة السوء“۔

رواہ الترمذی و حسنہ و ابن حبان فی صحیحہ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه (۳)۔

حدیث ۲: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”اتقوا النار و لو بشق تمره فإنها تقيم العوج و تدفع ميتة

السوء“ الحدیث، رواہ أبو یعلی و البزار عن الصديق الأكبر

۱۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور جو مصیبت تمہیں پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں

نے کمایا، اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے“ (پ ۲۵، الشوری: ۳۰، ترجمہ کنز الایمان)

۲۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے

۳۔ ”بیشک صدقہ رب عزوجل کے غضب کو بجھاتا اور رُی موت کو دفع کرتا ہے“۔ اسے ترمذی

اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، ترمذی نے اسکو حسن

قرار دیا [سنن الترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی الصدقة، ج ۲،

ص ۱۴۶، رقم الحدیث: ۶۶۴، دار الفکر، بیروت]

”الصدقة تمنع ميتة السوء“ رواه أحمد عنه و القضاعي عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنهما (۱)۔

حدیث ۶: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”إن الله ليدرو بالصدقة سبعين باباً من ميتة السوء“۔ رواه الإمام عبد الله بن مبارك في كتاب البر عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه (۲)۔

حدیث ۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”الصدقة تسد سبعين باباً من السوء“ رواه الطبراني في الكبير عن رافع بن خديج رضي الله تعالى عنه (۳)۔

حدیث ۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

۱۔ ”صدقہ بُری موت کو روکتا ہے“۔ اسے احمد نے رافع بن مکیت سے اور قضاعی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا [کنز العمال، کتاب الزکاة، قسم الأقوال، ج ۶، ص ۱۴۸، رقم الحديث ۱۵۹۷۷، دار الكتب العلمية، بیروت]

۲۔ ”بے شک اللہ عزوجل، صدقہ کے سبب سے ستر دروازے بُری موت کے دفع فرماتا ہے“۔ اسے امام عبد اللہ بن مبارک نے کتاب البر میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [الترغيب والترهيب، الترغيب في الصدقة الخ، ج ۲، ص ۷، رقم الحديث ۲۱، دار الكتب العلمية، بیروت]

۳۔ ”صدقہ بُرائی کے ستر دروازے بند کرتا ہے“۔ اسے طبرانی نے کبیر میں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [المعجم الكبير، ج ۴، ص ۲۷۴، رقم الحديث ۴۴۰۲، المكتبة الفیصلیة، بیروت]

”الصدقة تمنع سبعين نوعا من أنواع البلاء أهونها الجذام والبرص“ رواه الخطيب عن أنس رضي الله تعالى عنه (۱)۔
حدیث ۱۰۹: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”باکروا بالصدقة فإن البلاء لا يخطأها“۔ رواه الطبراني عن أمير المؤمنين علي و البيهقي عن أنس رضي الله تعالى عنهما (۲)۔
حدیث ۱۱: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”الصدقات بالغدوات يذهبن بالعاهات“ رواه الديلمي عن أنس رضي الله تعالى عنه (۳)۔
حدیث ۱۲: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”الصدقة تمنع القضاء السوء“ رواه ابن عساكر عن جابر
۱۔ ”صدقہ ستر قسم کی بلاؤں کو روکتا ہے جن میں آسان تر بلا، بدن بگڑنا اور سفید داغ ہیں“۔ اسے خطیب نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [تاریخ البغداد، باب ذکر من اسمہ الحارث، الحارث بن النعمان، ج ۸، ص ۲۰۴، رقم الترجمة ۴۳۲۶، دار الكتب العلمية، بیروت]

۲۔ ”صبح سویرے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی“۔ اسے طبرانی نے امیر المؤمنین حضرت علی اور بیہقی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا [المعجم الأوسط، باب الميم من اسمہ محمد، ج ۴، ص ۱۸۰، رقم الحديث ۵۶۴۳، دار الكتب العلمية، بیروت]

۳۔ ”صبح کے صدقے آفات کو دور کر دیتے ہیں“۔ اس کو دیلمی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [الفردوس بمانور الخطاب، ج ۲، ص ۴۱۴، دار الكتب العلمية، بیروت]

رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱)۔

حدیث ۱۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”صلوا الذی بینکم و بین ربکم بکثرة ذکر کم له و کثرة الصدقة بالسرو العلانية ترزقوا و تنصروا و تجبروا“۔ رواہ ابن ماجہ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲)۔

حدیث ۱۴ تا ۱۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”الصدقة تطفئ الخطیئة کما یطفئ الماء النار“ رواہ الترمذی و قال حسن صحیح عن معاذ بن جبل و نحوه ابن حبان فی صحیحہ عن کعب بن عجرة و کأبی یعلی بسند صحیح عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم و ابن المبارک عن عکرمہ مرسلًا بسند حسن (۳)۔

۱۔ ”صدقہ بُری قضا کو ٹال دیتا ہے“۔ اس کو ابن عساکر نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [ابن عساکر]

۲۔ ”اللہ عزوجل کے ساتھ، اس کی یاد اور خفیہ و ظاہر صدقہ کی کثرت سے اپنی نسبت درست کرو، تو تم روزی اور مدد دیئے جاؤ گے اور تمہاری بگڑیاں سنور جائیں گی“۔ اسے ابن ماجہ نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [سنن ابن ماجہ، کتاب إقامة الصلاة، باب فرض الجمعة، ج ۲، ص ۵، رقم الحديث ۱۰۸۱، دار المعرفة، بیروت]

۳۔ ”صدقہ گناہ کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے“۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن صحیح کہا معاذ بن جبل سے اور ایسے ہی ابن حبان نے اپنی صحیح میں کعب بن عجرہ سے، اسی طرح ابو یعلیٰ نے بسند صحیح جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اور ابن مبارک نے عکرمہ سے مرسلًا بسند حسن روایت کیا =

حدیث ۱۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”مثل المؤمن ومثل الإیمان كمثل الفرس في أخبته
يجول ثم يرجع إلى أخبته وإن المؤمن يسهو ثم يرجع إلى الإیمان
فأطعموا طعامكم الأتقياء وولوا معروفكم المؤمنین“ رواه
البیهقی فی شعب الإیمان وأبو نعیم فی الحلیة عن أبي سعيد
الخدري رضي الله تعالى عنه (۱)۔

اس حدیث سے ظاہر کہ معالجہ گناہ (۲) میں نیکوں کو کھانا کھلانا اور عام
مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے۔

حدیث ۱۹: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”إن الصدقة وصلة الرحم يزيد الله بهما في العمر ويدفع
بهما ميتة السوء ويدفع بهما المكروه والمحذور“ رواه أبو يعلى

= [سنن الترمذی، کتاب الإیمان، باب ماجاء فی حرمة الصلاة، ج ۴،

ص ۲۸۰، رقم الحديث ۲۶۵، دار الفكر، بیروت]

۱۔ ”مسلمان اور ایمان کی کہات ایسی ہے جیسے چراگاہ میں گھوڑا اپنی رسی سے بندھا ہوا کہ چاروں
طرف چر کر پھر اپنی بندش کی طرف پلٹ آتا ہے، یوں ہی مسلمان سے بھول ہو جاتی ہے پھر ایمان
کی طرف رجوع لاتا ہے تو اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلاؤ اور اپنا نیک سلوک سب مسلمانوں کو دو۔“

اسے بیہقی نے شعب الإیمان میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

کیا [شعب الإیمان، ج ۷، ص ۴۵۲، رقم الحديث ۱۰۹۶۴، دار الکتب

العلمیة، بیروت، حلیة الأولیاء، عبد اللہ بن مبارک، ج ۸، ص ۱۹۱،

رقم الحديث ۱۱۸۴۹، دار الکتب العلمیة، بیروت] ۲۔ گناہوں کا علاج

عن أنس رضي الله تعالى عنه (۱)۔

حدیث ۲۰ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”من أحب أن يبسطه له في رزقه وينسأ له في أثره فيصل

رحمه“ رواه البخاري عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه (۲)۔

حدیث ۲۱، ۲۲ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”من سره أن يمد له في عمره، ويوسع له في رزقه، ويدفع

عنه ميتة السوء، فليثق الله وليصل رحمه“ رواه عبد الله ابن

الإمام في زوائد المسند والبخاري بسند جيد والحاكم في

المستدرک عن أمير المؤمنين علي كرم الله تعالى وجهه و

الحاكم نحوه في حديث عن عقبة بن عامر رضي الله تعالى

عنه (۳)۔

۱۔ ”بے شک صدقہ اور صلہ رحم، ان دونوں سے اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے

اور مکروہ اور اندیشہ کو دور کرتا ہے“۔ اسے ابویعلیٰ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [مسند

أبي يعلى، مسند أنس بن مالك، ج ۳، ص ۳۹۸، رقم الحديث ۴۰۹۰، دار

الکتب العلمیہ، بیروت]

۲۔ ”جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت، مال میں برکت ہو، وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک

سلوک کرے“۔ اسے امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

[صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب من بسط الخ، ج ۴، ص ۹۷، رقم

الحديث ۵۹۸۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت]

۳۔ ”جسے پسند ہو کہ اس کی عمر دراز، رزق وسیع اور بُری موت دفع ہو، وہ اللہ سے ڈرے اور اپنے =

حدیث ۲۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”صلة القرابة مثراة في المال‘ محبة في الأهل‘ منسأة في الأجل“۔ رواه الطبراني بسند صحيح عن عمرو بن سهل رضي الله تعالى عنه (۱)۔

حدیث ۲۴: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”صلة الرحم تزيد في العمر“۔ رواه القضاعي عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه (۲)۔

حدیث ۲۵: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”إن أعجل البر ثوابا لصلة الرحم حتى أن أهل البيت

= رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے۔“ اسے عبد اللہ ابن امام نے زوائد المسند میں اور بزار نے بسند جید اور حاکم نے مستدرک میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے [التبرغيب و الترهيب، كتاب البر والصلة، باب التبرغيب في صلة الرحم، ج ۳، ص ۲۲۷، رقم الحديث ۴، دار الكتب العلمية، بيروت] اور یونہی حاکم نے حدیث عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں روایت کیا۔

۱۔ ”قریبی رشتہ داروں سے اچھا سلوک، مال کو بہت بڑھانے والا، آپس میں بہت محبت دلانے والا، عمر کو زیادہ کرنے والا ہے۔“ اسے طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ عمرو بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [المعجم الأوسط، باب الميم من اسمه محمود، ج ۶، ص ۱۱، رقم الحديث ۷۸۱۰، دار الكتب العلمية، بيروت]

۲۔ ”صلہ رحم سے عمر بڑھتی ہے۔“ اسے قضاعی نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

[کنز العمال، کتاب الأخلاق، قسم الأقوال، باب صلة الرحم والتبرغيب فيها، ج ۳، ص ۱۴۳، رقم الحديث ۶۹۰۶، دار الكتب العلمية، بيروت]

لیکونون فجرة فتمنوا أموالهم ویکثر عددہم إذا تواصلوا۔“ رواہ الطبرانی عن أبي بكرة رضي الله تعالى عنه (۱)۔

دوسری روایت میں اتنا اور ہے :

”وما من أهل بيت يتواصلون فيحتاجون“ رواہ ابن حبان فی صحیحہ (۲)۔

حدیث ۲۶ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”صلة الرحم وحسن الخلق وحسن الجوار يعمرن الديار ويزدن في الأعمار“ رواہ الإمام أحمد و البيهقي في الشعب بسند صحيح على أصولنا عن أم المؤمنين الصديقة رضي الله

۱۔ ”بے شک سب نیکیوں میں جلد تر ثواب میں صلہ رحمی ہے یہاں تک کہ گھر والے فاسق بھی ہوں تو ان کے مال زیادہ ہوتے ہیں اور ان کے شمار بڑھتے ہیں جب آپس میں صلہ رحم کریں۔“ اسے طبرانی نے ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [مجمع الزوائد ، کتاب البر و الصلة ، باب صلة الرحم و قطعها ، ج ۸ ، ص ۲۷۸ ، رقم الحديث ۱۳۴۵۶ ، دار الفکر ، بیروت ، المعجم الأوسط ، من اسمه أحمد ، ج ۱ ، ص ۳۰۷ ، رقم الحديث ۱۰۹۲ ، دارالکتب العلمیہ ، بیروت ، إن هذه الرواية بالمعنى واللفظ غيرها]

۲۔ ”کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ آپس میں صلہ رحم کریں پھر محتاج ہو جائیں“ (اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا [صحیح ابن حبان ، کتاب البر و الإحسان ، باب صلة الرحم ، ذکر خبر الدال ، ج ۱ ، ص ۳۳۳ ، رقم الحديث ۴۴۱ ، دارالکتب العلمیہ ، بیروت]

تعالیٰ عنہا^(۱)۔

حدیث ۲۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”صنائع المعروف تقي مصارع السوء و الأفات و الهلكات و أهل المعروف في الدنيا هم أهل المعروف في الآخرة“ - رواه الحاكم في المستدرک عن أنس رضي الله تعالى عنه^(۲)۔

حدیث ۲۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”صنائع المعروف تقي مصارع السوء و الصدقة خفيا تطفئ غضب الرب و صلة الرحم زيادة في العمر و كل معروف صدقة و أهل المعروف في الدنيا هم أهل المعروف في الآخرة و أهل المنكر في الدنيا هم أهل المنكر في الآخرة و أول من يدخل الجنة أهل المعروف“ - رواه الطبراني في الأوسط عن أم المؤمنين،

۱۔ ”صلہ رحمی اور حسن خلقی اور ہمسایہ سے نیک سلوک، شہروں کو آباد اور عمروں کو زیادہ کرتے ہیں“۔ اسے امام احمد اور بیہقی نے شعب میں بسند صحیح ہمارے اصول پر ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا [کنز العمال، کتاب الأخلاق، قسم الأقوال، باب صلة الرحم

الخ، ج ۳، ص ۱۴۳، رقم الحديث ۶۰۹۷، دار الكتب العلمية، بيروت]

۲۔ ”نیک سلوک کے کام بُری موتوں، آفتوں اور ہلاکتوں سے بچاتے ہیں اور دنیا میں احسان والے وہی آخرت میں احسان والے ہوں گے“۔ اسے حاکم نے مستدرک میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [کنز العمال، کتاب الزکاة، قسم الأقوال، الفصل الأول في الترغيب فيها، ج ۶، ص ۱۴۷، رقم الحديث ۱۵۹۶۲، دار الكتب العلمية،

بيروت]

أم سلمة رضي الله تعالى عنها^(۱)۔

حدیث ۲۹ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”إن من موجبات المغفرة إدخالك السرور على أخيك

المسلم“ رواه الطبراني في الكبير و الأوسط عن الإمام سيدنا

الحسن بن علي كرم الله تعالى وجوههما^(۲)۔

حدیث ۳۰ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”أحب الأعمال إلى الله تعالى بعد الفرائض إدخال

السرور على المسلم“ رواه فيهما عن ابن عباس رضي الله تعالى

۱۔ ”بھلائیوں کے کام بُری موتوں سے بچاتے ہیں اور پوشیدہ خیرات رب کا غضب بچھاتی ہے اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک عمر میں برکت ہے اور ہر نیکی صدقہ ہے اور دنیا میں احسان والے ، وہی آخرت میں احسان پائیں گے اور دنیا میں بدی والے وہی آخرت میں بدی دیکھیں گے اور سب میں پہلے جو جنت میں جائیں گے وہ نیک برتاؤ والے ہیں“۔ اسے طبرانی نے اوسط میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔

[المعجم الأوسط ، باب الميم من اسمه محمد، ج ۴، ص ۳۱۱، رقم

الحديث ۶۰۸۶، دار الكتب العلمية، بيروت]

۲۔ ”بے شک مغفرت واجب کر دینے والی چیزوں میں سے تیرا اپنے مسلمان بھائی کا جی خوش کرنا ہے“۔ اسے طبرانی نے کبیر میں اور اوسط میں امام سیدنا حسن بن علی کرم اللہ وجوہہما سے روایت

کیا [المعجم الأوسط ، باب الميم من اسمه موسى، ج ۶، ص ۱۲۹، رقم

الحديث ۸۲۴۵، دار الكتب العلمية، بيروت]

عنہما (۱)۔

حدیث ۳۱ تا ۳۳ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”أفضل الأعمال إدخال السرور على المؤمن كسوت عورته، أو أشبعت جوعته، أو قضيت له حاجة“ رواه في الأوسط عن أمير المؤمنين عمر الفاروق الأعظم ونحوه أبو الشيخ في الثواب والأصمبہانی فی حدیث عن ابنہ عبد اللہ و ابن أبي الدنيا عن بعض أصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم (۲)۔

حدیث ۳۴ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”من وافق من أخيه شهوة غفر له“ رواه العقيلي والبخاري الطبراني في الكبير عن أبي الدرداء رضي الله تعالى عنه وله

۱۔ ”اللہ تعالیٰ کے فرائض کے بعد سب اعمال سے زیادہ پیارا عمل مسلمان کا جی خوش کرنا ہے۔“ طبرانی نے دونوں میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا [المعجم الأوسط، باب الميم من اسمه محمود، ج ۶، ص ۳۷، رقم الحديث ۷۹۱۱، دار الكتب العلمية،

بیروت]

۲۔ ”سب سے افضل کام مسلمانوں کا جی خوش کرنا ہے کہ تو اس کا بدن ڈھانکے یا بھوک میں پیٹ بھرے یا اس کا کوئی کام پورا کرے۔“ اسے اوسط میں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم سے اور ایسے ہی ابو الشیخ نے ثواب میں اور اصمبہانی نے اپنے بیٹے عبد اللہ کی حدیث میں [الترغیب والترہیب، کتاب البر والصلة، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین، ج ۳، ص ۲۶۵، رقم الحديث ۱۹، دار الكتب العلمية، بیروت] اور ابن ابی الدنیاء نے بعض اصحاب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

شواہد فی اللالی (۱)۔

حدیث ۳۵ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”من أطعم أخاه المسلم شهوته حرمه الله على النار“۔ رواہ

البیہقی فی شعب الإیمان عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه (۲)۔

حدیث ۳۶ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”من موجبات الرحمة إطعام المسلم المسكين“ رواہ

الحاکم وصححه، ونحوه البیہقی و أبو الشيخ في الثواب عن

جابر رضي الله تعالى عنه (۳)۔

۱۔ ”جس مسلمان کا جی کسی کھانے پینے یا کسی قسم حلال چیز کو چاہتا ہو اتفاق سے دوسرا اس کے لئے وہی چیز مہیا کر دے، اللہ عزوجل اس کے لئے مغفرت فرمادے“۔ اسے عقیلی، ہزار اور طبرانی نے کبیر میں ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور لالی میں اسکے شواہد ہیں۔

[مجمع الزوائد، کتاب الأطعمة، باب فیمن وافق من أخیه شهوة، ج ۵،

ص ۱۰، رقم الحدیث ۷۸۷۴، دار الفکر، بیروت]

۲۔ ”جو اپنے مسلمان بھائی کو اس کی چاہت کی چیز کھلائے، اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کر دے“۔

اسے بیہقی نے شعب الإیمان میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [شعب الإیمان،

ج ۳، ص ۲۲۲، رقم الحدیث ۳۳۸۲، دار الکتب العلمیہ، بیروت]

۳۔ ”رحمت الہی واجب کر دینے والی چیزوں میں سے غریب مسلمانوں کو کھانا کھلانا ہے“۔ روایت

کیا اسے حاکم نے اور اس کی تصحیح کی، ایسے ہی بیہقی اور ابوالشیخ نے ثواب میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے [الترغیب والترہیب، کتاب الصدقات، باب الترغیب فی إطعام

الطعام الخ، ج ۲، ص ۳۵، رقم الحدیث ۹، دار الکتب العلمیہ، بیروت]

حدیث ۴۶۳۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”الدرجات إفشاء السلام وإطعام الطعام والصلاة بالليل والناس نيام“ قطعة من حدیث جلیل نفیس جمیل مشہور مستفید مفید مفیض ، رواہ إمام الأئمة أبوحنيفة والإمام أحمد وعبد الرزاق في مصنفه والترمذي والطبراني عن ابن عباس ، و أحمد والترمذي والطبراني وابن مردويه عن معاذ بن جبل وابن خزيمة والدارمي والبغوي وابن السكن وأبونعيم وابن بسطة عن عبدالرحمن بن عایش وأحمد والطبراني عنه عن صحابي و البزار عن ابن عمر وعن ثوبان والطبراني عن أبي أمامة وابن قانع عن أبي عبيدة بن الجراح والدارقطني وأبو بكر النيسابوري في الزيادات عن أنس وأبو الفرج في العلل تعليقا عن أبي هريرة وابن أبي شعبة مرسلاً عن عبد الرحمن بن سابط رضي الله تعالى عنهم-

في رؤية النبي صلى الله تعالى عليه وسلم رب عز وجل و وضعه تعالى كفه كما يليق بجلاله العظيم بين كتفيه صلى الله تعالى عليه وسلم فتجلى لي كل شيء وعرفت“ وفي رواية ”فعلمت ما في السموات والأرض“ وفي أخرى ”ما بين المشرق والمغرب“ وقد ذكرناه مع تفاصيل طرقه وتنوع ألفاظه في كتابنا المبارك إن شاء الله تعالى سلطنة المصطفى في ملكوت كل

الورای و الحمد لله ما أولی (۱)۔

۱۔ ”اللہ عزوجل کے یہاں درجہ بلند کرنے والے ہیں، سلام کا پھیلانا اور ہر طرح کے لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو لوگوں کے سوتے میں نماز ادا کرنا“ یہ حدیث جلیل، نفیس، جمیل، مشہور، مستفید، مفید، مفیض کا ایک ٹکڑا ہے۔ روایت کیا اسے امام الائمہ ابو حنیفہ اور امام احمد اور عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں اور ترمذی و طبرانی نے ابن عباس سے [سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة (ص)، ج ۵، ص ۵۹، رقم الحدیث ۳۲۴۴، دار الفکر، بیروت]، احمد و ترمذی و طبرانی اور ابن مردویہ نے معاذ بن جبل سے [سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة (ص)، ج ۵، ص ۱۶۰، رقم الحدیث ۳۲۴۶، دار الفکر، بیروت، إن هذه الرواية بالمعنى و اللفظ غيرها]، ابن خزیمہ و دارمی و بغوی و ابن سکن و ابوعفیم اور ابن بطہ نے عبدالرحمن بن عائش سے، اور احمد و طبرانی نے انہی سے اور انہوں نے ایک صحابی سے [المسند للإمام أحمد بن حنبل، باب حدیث بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، ج ۹، ص ۶۶، رقم الحدیث ۲۳۲۷۰، دار الفکر، بیروت] اور بزار نے ابن عمر اور ثوبان سے [مجمع الزوائد، کتاب التعبير، باب فیما رآه النبي صلى الله عليه وسلم في المنام، ج ۷، ص ۳۶۸، ۳۶۹، دار الفکر، بیروت، بتغير قليل] اور طبرانی نے ابوامامہ سے [المعجم الكبير، عن أبي أمامة، ج ۸، ص ۳۴۹، رقم الحدیث ۸۱۱۷، المكتبة الفيصلية، بیروت] اور ابن قانع نے ابوعبیدہ بن جراح [العلل المتناهیة، باب فی ذکر الصورة، ج ۱، ص ۳۱، رقم الحدیث ۱۰، دار الکتب العلمیة، بیروت] اور دارقطنی اور ابوبکر نیشاپوری نے زیادات میں حضرت انس سے [کنز العمال، کتاب المواعظ، فصل فی الموعظة المخصوصة، ج ۱۶، ص ۱۰۲، رقم الحدیث ۴۴۳۱۴، دار الکتب العلمیة، بیروت] اور ابو الفرج نے علل میں حضرت ابو ہریرہ سے تعلیقاً [العلل المتناهیة، باب فی ذکر الصورة، ج ۱، ص ۳۴، دار الکتب العلمیة، بیروت] اور ابن ابی شیبہ نے =

مرقاۃ شریف میں ہے :

”إطعام الطعام أي إعطاءه للأنام من الخاص و العام“^(۱)۔

حدیث ۴۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”الكفارات إطعام الطعام و إفشاء السلام و الصلاة بالليل

و الناس نيام“۔ رواہ الحاکم و صحح سندہ عن أبي هريرة

=مرسل حضرت عبدالرحمن بن سابط رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے [ابن أبي شيبة] حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کی اللہ تعالیٰ کے دیدار والی روایت، جس میں ہے کہ ”اللہ تعالیٰ نے اپنی شایان شان کف مبارک کو حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کے کندھوں کے درمیان رکھا (حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں) ”تو میرے لئے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی“ [العلیل المتناہیۃ، باب فی ذکر الصورة، ج ۱، ص ۳۳، رقم الحدیث ۱۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت] دوسری روایت میں ہے ”میں نے معلوم کر لی جو چیز بھی زمین و آسمان میں ہے“ [مجمع الزوائد، کتاب التعبير، باب فیما رآہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام، ج ۷، ص ۳۶۷، رقم الحدیث ۱۱۷۳۹، دار الفکر، بیروت] اور ایک روایت میں ہے ”مشرق و مغرب میں جو کچھ ہے“ [سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة (ص)، ج ۵، ص ۱۵۹، رقم الحدیث ۳۲۴۵، دار الفکر، بیروت] اور ہم نے اس حدیث کو اس کے طرق کی تفصیل اور اختلاف الفاظ کو اپنی مبارک کتاب ”سلطنت مصطفیٰ فی ملکوت کل الورای“ میں ذکر کر دیا ہے، الحمد للہ۔

۱۔ ”کھانا کھانا یعنی ہر خاص و عام کو کھانا دینا مراد ہے“ [مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاة،

باب المساجد، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۴۳۲، رقم الحدیث ۷۲۶، دار الفکر،

بیروت]

رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱)۔

حدیث ۴۸ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”من أطعم أخاه حتى يشبعه وسقاه من الماء حتى يرويه باعد الله من النار سبع خنادق ما بين كل خندقين مسيرة خمس مائة عام“
رواہ الطبرانی فی الكبير وأبو الشيخ فی الثواب والحاکم مصححا
سندہ و البیہقی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (۲)۔

حدیث ۴۹ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”إن الله عز وجل يباهي ملائکته بالذین يطعمون الطعام
من عبیدہ“۔ رواہ أبو الشيخ عن الحسن البصري مرسلًا (۳)۔

۱۔ ”کھانا کھانا اور سلام کو پھیلانا اور شب کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا، گناہ مٹانے والے ہیں“
اسے حاکم نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ [المستدرک
للحاکم، کتاب الأُطعمه، باب إطعام الطعام، ج ۵، ص ۱۷۹، رقم
الحديث ۷۲۵۵، دارالمعرفة، بیروت]

۲۔ ”جو اپنے مسلمان بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے، پیاس بھر پانی پلائے، اللہ تعالیٰ اسے دوزخ
سے سات کھائیاں دُور کر دے۔ ہر دو کھائیوں کے درمیان پانچ سو برس کی راہ ہو“۔ اسے طبرانی نے
کبیر میں اور ابو اشیخ نے ثواب میں اور حاکم نے صحیح سند کے ساتھ اور بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت کیا [التراغیب و الترهیب، کتاب الصدقات، التراغیب فی
إطعام الطعام و سقی الماء الخ، ج ۲، ص ۳۶، رقم الحديث ۱۴، دار الکتب
العلمیة، بیروت]

۳۔ ”اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے ساتھ مہابات فرماتا ہے اپنے ان بندوں کے بارے میں، جو =

حدیث ۵۰، ۵۱: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”الخیر أسرع إلى البيت الذي يوکل فيه من الشفرة إلى سنام البعير“۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس و ابن أبي الدنيا عن أنس رضي الله تعالى عنهم (۱)۔

حدیث ۵۲: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”الملائكة تصلي على أحدکم ما دامت مائدته موضوعة“۔ رواہ الأصبهاني عن أم المؤمنين الصديقة رضي الله تعالى عنها (۲)۔

حدیث ۵۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

= لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اسے ابو الشیخ نے حسن بصری سے مرسل روایت کیا [التربغیب و الترهیب، کتاب الصدقات، التربغیب فی إطعام الطعام و سقی الماء الخ، ج ۲، ص ۳۸، رقم الحدیث ۲۱، دار الکتب العلمیة، بیروت]

۱۔ ”جس گھر میں لوگوں کو کھانا کھلایا جائے، خیر و برکت اس گھر کی طرف اس سے بھی زیادہ جلد پہنچتی ہے جتنی جلد مجھری اونٹ کے کوہان کی طرف“۔ اسے ابن ماجہ نے ابن عباس سے اور ابن ابی الدنیا نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا [سنن ابن ماجہ، کتاب الأطعمة، باب

الضيافة، ج ۴، ص ۵۱، رقم الحدیث ۳۳۵۷، دار المعرفہ، بیروت]

۲۔ ”جب تک تم میں سے کسی کا دسترخوان بچھا رہتا ہے اتنی دیر تک فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں“۔ اسے اصحابی نے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا [التربغیب و الترهیب، کتاب البر و الصلة، باب التربغیب فی الضیافة، ج ۳، ص ۳۰۰،

رقم الحدیث ۱۳، دار الفکر، بیروت]

”الضیف یا تی برزقه و یرتحل بذنوب القوم یمحص عنہم ذنوبہم“ - رواہ أبو الشیخ عن أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱)۔
حدیث ۵۴: سیدنا امام حسن مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ جده الکریم وعلیہ وبارک وسلم کی حدیث میں ہے :

”لأن أطعم أخالی فی اللہ لقمة أحب إلی من أن أتصدق علی مسکین بد رهم، ولأن أعطی أخالی فی اللہ درهما أحب إلی من أن أتصدق علی مسکین بمائة درهم“ - رواہ أبو الشیخ فی الثواب عنہ عن جده صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولعل الأظهر وقفه کالذی یلیه (۲)۔

۱۔ ”مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور کھلانے والوں کے گناہ لے کر جاتا ہے، ان کے گناہ مٹا دیتا ہے“۔ اسے ابو الشیخ نے ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [کنز العمال، کتاب الضیافۃ، باب فی ترغیب الضیافۃ، الفصل الأول، ج ۹، ص ۱۰۷، رقم الحدیث ۲۵۸۳۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

۲۔ ”بے شک میرا اپنے کسی اسلامی بھائی کو ایک نوالہ کھلانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مسکین کو ایک روپیہ دوں، اور اپنے اسلامی بھائی کو ایک روپیہ دینا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے کہ مسکین پر سو روپیہ خیرات کروں“۔ اسے ابو الشیخ نے ثواب میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انھوں نے اپنے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا، اور اظہر یہ ہے کہ یہ حدیث آئندہ حدیث کی طرح حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر موقوف ہے یعنی ان کا فرمان ہے۔ [الترغیب والترہیب، کتاب الصدقات، الترغیب فی إطعام الطعام وسقی الماء والترہیب من منعه، ج ۲، ص ۳۸، رقم الحدیث ۲۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

حدیث ۵۵ : سیدنا امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی فرماتے ہیں :

”لأن أجمع نفرا من إخواني على صاع، أو صاعين من طعام أحب إليّ من أدخل سوقكم فاشترى رقبة فأعتقها“۔ رواہ منہ وقفا علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱)۔

حدیث ۵۶ : کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے، فرمایا: اکٹھے ہو کر کھاتے ہو یا الگ الگ؟ عرض کی: الگ الگ، فرمایا: ”اجتمعوا علی طعامکم واذکروا اسم اللہ یبارک لکم فیہ“ رواہ ابوداؤد وابن ماجہ وحبان عن وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲)۔

۱۔ ”میں اپنے چند برادران دینی کو تین سیر یا چھ سیر کھانے پر اکٹھا کروں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمھارے بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کر دوں“۔ اسے ابوالشیخ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً روایت کیا [الترغیب والترہیب، کتاب الصدقات، الترغیب فی إطعام الطعام و سقی الماء و الترہیب من منعه، ج ۲، ص ۳۸، رقم الحدیث ۲۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

۲۔ ”جمع ہو کر کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا نام لو تمھارے لئے اسی میں برکت رکھی جائے گی“۔ اسے ابوداؤد، ابن ماجہ اور حبان نے وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [سنن أبی داؤد، کتاب الأطعمۃ، باب فی الاجتماع علی الطعام، ج ۳، ص ۴۸۶، رقم الحدیث ۳۷۶۴، دار إحياء التراث العربی، بیروت]

حدیث ۵۷ : فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”کلوا جميعاً ولا تفرقوا فإن البركة مع الجماعة“۔ رواہ

ابن ماجہ و العسکری فی المواعظ عن أمير المؤمنين عمر رضي الله تعالى عنه بسند حسن (۱)۔

حدیث ۵۸ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”البركة في ثلاثة في الجماعة و الثريد و السحور“ رواہ

الطبرانی فی الكبير و البيهقي فی الشعب عن سلمان رضي الله تعالى عنه (۲)۔

حدیث ۵۹ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”طعام الواحد يكفي الإثنين وطعام الإثنين يكفي الأربعة و يد

الله على الجماعة“ رواہ البزار عن سمرة رضي الله تعالى عنه (۳)۔

۱۔ ”طل کرکھاؤ اور جدانہ ہو کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے“۔ اسے ابن ماجہ اور عسکری نے مواعظ میں امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند حسن روایت کیا [کنز العمال، کتاب المعیشتہ،

ج ۱۵، ص ۱۰۳، رقم الحدیث ۴۰۷۱۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت]

۲۔ ”برکت تین چیزوں میں ہے، مسلمانوں کے اجتماع، طعامِ ثرید اور طعامِ سحری میں“۔ اسے طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے شعب میں سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

[المعجم الكبير، سليمان التيمي عن أبي عثمان النهدي، ج ۶، ص ۲۵۱،

رقم الحدیث ۶۱۲۷، دار إحياء التراث العربي، بیروت]

۳۔ ”ایک آدمی کی خوراک دو کو کفایت کرتی ہے اور دو کی خوراک چار کو، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر

ہے“۔ اسے بزار نے سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [بزار]

حدیث ۶۰ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

”إن أحب الطعام إلى الله (تعالیٰ) ما كثرت عليه الأیدی“۔ رواہ أبو یعلیٰ والطبرانی و أبو الشیخ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱)۔

ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو مسلمان اس عمل میں نیک نیت، پاک مال سے شریک ہوں گے انھیں کرم الہی و انعام حضرت رسالت پناہی تعالیٰ ربہ و تکریم و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ۲۵ فائدے ملنے کی امید ہے:

i۔ بازہ تعالیٰ بری موت سے بچیں گے۔ حدیث ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۲۷، ۲۸، ۲۹ (گیارہ حدیثیں) ستر دروازے بری موت کے بند ہونگے۔ حدیث ۶۔

ii۔ عمریں زیادہ ہوں گی۔ حدیث ۳، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۶، ۲۸، (نوحہ شیں)۔

iii۔ ان کی گنتی بڑھے گی۔ حدیث ۲۵۔ یہ تین فائدے خاص دفع و با سے متعلق ہیں۔

iv۔ رزق کی وسعت، مال کی کثرت ہوگی۔ حدیث ۱۳، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۵ (چھ حدیثیں)

v۔ خیر و برکت پائیں گے۔ حدیث ۵۰، ۵۱، ۵۶، ۵۷، ۵۸ (پانچ حدیثیں)، یہ دونوں فائدے دفع قحط سے متعلق ہیں۔

۱۔ ”بے شک سب کھانوں میں زیادہ پیارا اللہ (عزوجل) کو وہ کھانا ہے جس پر بہت سے ہاتھ ہوں“ (یعنی کھانے والوں کی کثرت ہو) اسے ابو یعلیٰ اور طبرانی اور ابو الشیخ نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [الترغیب و الترہیب، کتاب الطعام، باب الترغیب فی الاجتماع علی الطعام، ج ۳، ص ۹۸، رقم الحدیث ۵، دارالکتب العلمیۃ، بیروت]

vi - آفتیں بلائیں دُور ہوں گی۔ حدیث ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۲۷ (سات حدیثیں)۔

بُری قضا ٹلے گی، حدیث ۲۔ ستر دروازے بُرائی کے بند ہونگے، حدیث ۷۔ ستر قسم کی بلا دُور ہوگی۔ حدیث ۸۔

vii - اُن کے شہر آباد ہوں گے، حدیث ۲۶۔

viii - شکستہ حالی دُور ہوگی، حدیث ۱۳۔

ix - خوفِ اندیشہ، زائل اور اطمینانِ خاطر حاصل ہوگا، حدیث ۱۹۔

x - مددِ الہی شاملِ حال ہوگی۔ حدیث ۱۳، ۵۹، (دو حدیثیں)۔

xi - رحمتِ الہی اُن کے لئے واجب ہوگی، حدیث ۳۶۔

xii - ملائکہ ان پر درود بھیجیں گے، حدیث ۵۲۔

xiii - رضائے الہی کے کام کریں گے۔ حدیث ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۶۰ (پانچ حدیثیں)۔

xiv - غضبِ الہی ان پر سے زائل ہوگا، حدیث ۱۔

xv - ان کے گناہ بخشے جائیں گے۔ حدیث ۴، ۵، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۲۹، ۳۴، ۴۷،

۵۳ (گیارہ حدیثیں)۔ مغفرت ان کے لیے واجب ہوگی، حدیث ۲۹۔ اُن کے

گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔ حدیث ۴، ۵، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷ (چھ حدیثیں)۔ یہ

دس فائدے دفعِ قحط و وبا ہر گونہ امراض و بلا و قضاے حاجات و برکات

و سعادات کو مفید ہیں (۱)۔

xvi - خدمتِ اہل دین میں صدقہ سے بڑھ کر ثواب پائیں گے، حدیث ۵۴۔

۱۔ قحط سالی کو دور کرنے، دفعِ آفات، ہر نوعیت کے مرض سے نجات، حاجات کے پورا ہونے اور باعثِ حصولِ برکات و خوش بختی کے لئے فائدہ مند ہے۔

- xvii۔ غلام آزاد کرنے سے زیادہ اجر لیں گے، حدیث ۵۵۔
- xviii۔ اُن کے ٹیڑھے کام درست ہوں گے، حدیث ۲۔
- xix۔ آپس میں محبتیں بڑھیں گی، جو ہر خیر خوبی کی تتبع (۱) ہیں، حدیث ۲۳۔
- xx۔ تھوڑے صرف (۲) میں بہت کاپیٹ بھرے گا کہ تنہا کھاتے تو دونا اٹھتا (۳)، حدیث ۵۹۔ وفیہ أحادیث لم نذکرھا (۴)۔
- xxi۔ اللہ عزوجل کے حضور درجے بلند ہوں گے۔ حدیث ۳۷ تا ۴۶، (دس حدیثیں)۔
- xxii۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ، ملائکہ سے انکے ساتھ مباہات (۵) فرمائے گا، حدیث ۴۹۔
- xxiii۔ روزِ قیامت دوزخ سے امان میں رہیں گے۔ حدیث ۲، ۳۵، ۴۸، (تین حدیثیں)۔ آتشِ دوزخ (۶) اُن پر حرام ہوگی، حدیث ۳۵۔
- xxiv۔ آخرت میں احسانِ الہی سے بہرہ مند (۷) ہوں گے کہ نہایت مقاصد و غایتِ مرادات (۸) ہے، حدیث ۲۷، ۲۸۔
- xxv۔ خدا نے چاہا تو اس مبارک گروہ میں ہوں گے جو حضور پُر نور سید عالم سرور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعلِ اقدس کے تصدق (۹) میں سب سے پہلے داخل جنت ہوگا، حدیث ۲۸۔

-
- ۱۔ پیروی کرتی یا اس کے پیچھے پیچھے چلی آتی ۲۔ خرچ
- ۳۔ دُگنا خرچ آتا ۴۔ اس بارے میں اور بھی احادیث ہیں جن کا ہم نے ذکر نہیں کیا
- ۵۔ فخر ۶۔ دوزخ کی آگ
- ۷۔ فائدہ اٹھانے والے ۸۔ مقاصد کی انتہا اور مردوں کا انجام
- ۹۔ چپل مبارک کے صدقے

اللہ اکبر، غور کیجئے، بحمد اللہ کیسا نسخہ جلیلہ، جمیلہ (۱)، جامعہ (۲)،
 کانفیہ (۳)، شافیہ (۴)، صافیہ (۵)، وافیہ (۶) ہے کہ ایک مفرد (۷) دوا اور اس قدر منافع
 جانفزا (۸)، وفضل اللہ أوسع و اکبر و أطیب و أكثر (۹)۔ علماء تو
 بغرض حصول شفاء و دفع بلا، متفرق اشیاء جمع فرماتے ہیں کہ اپنی زوجہ (۱۰) کو اس کا
 مہر (۱۱) کُل یا بعض دے، وہ اس میں سے کچھ بطیب خاطر (۱۲) اسے بہہ (۱۳) کر دے
 ان داموں (۱۴) کا شہد و روغن زیتون (۱۵) خریدے بعض آیات قرآنیہ، خصوصاً
 سورہ فاتحہ اور آیات شفاء، رکابی (۱۶) میں لکھ کر آبِ باراں (۱۷) اور وہ نہ ملے تو آبِ دریا
 سے دھوئے، قدرے وہ روغن و شہد ملا کر پیئے، بعونہ تعالیٰ (۱۸) ہر مرض سے شفا پائے کہ
 اس نے دو شفاءیں قرآن و شہد، دو برکتیں باران و زیت (۱۹) اور ہنی و مری زرموہوب
 مہر (۲۰)، پانچ چیزیں جمع کیں۔

- | | | |
|--|--|-----------------------------------|
| ۱۔ خوبصورت، اچھا | ۲۔ مکمل | ۳۔ کفایت کرنے والا |
| ۴۔ شفا دینے والا | ۵۔ صاف | ۶۔ خاطر خواہ |
| ۷۔ اکیلی، واحد | ۸۔ فرحت انگیز، دل خوش کرنے والے فائدے | |
| ۹۔ اور اللہ کا فضل بہت وسیع، بہت بڑا، بہت پاکیزہ اور بہت زیادہ ہے۔ | | |
| ۱۰۔ بیوی | ۱۱۔ حق زوجیت، وہ روپیہ یا جنس جو مسلمانوں کے نکاح کے | |
| | وقت مرد کے ذمے عورت کو دینا مقرر کیا جاتا ہے | ۱۲۔ اپنی خوشی سے، رضامندی کے ساتھ |
| ۱۳۔ عطا کر دے، تصرف کا اختیار دے دے | ۱۴۔ پیسوں یا رقم | |
| ۱۵۔ زیتون کا تیل | ۱۶۔ پلیٹ | ۱۷۔ بارش کا پانی |
| ۱۸۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے | ۱۹۔ بارش اور زیتون کا تیل | |
| ۲۰۔ بخوشی بہہ کیا ہوا مالی مہر | | |

لقوله تعالى: نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ
لِّلْمُؤْمِنِينَ (۱) وقوله تعالى: فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ (۲). وقوله
تعالى: وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبْرَكًا (۳). وقوله تعالى:
شَجَرَةً مُّبَارَكَةً زَيْتُونَةٍ (۴). وقوله تعالى: فَإِنْ طِبَّنَ لَكُمْ عَنْ
شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا (۵)۔

یعنی ”ہم اتارتے ہیں قرآن سے وہ چیز کہ شفاء و رحمت ہے ایمان والوں
کے لئے“۔ ”شہد میں شفاء ہے لوگوں کے لئے“۔ ”اور اتارا ہم نے آسمان سے برکت
والا پانی“ اور ”مبارک پیڑ زیتون کا“ ”پھر اگر عورتیں اپنے جی کی خوشی کے ساتھ تمہیں
مہر میں سے کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا“ (۶)۔

ان مبارک ترکیبوں کی طرف حضرت امیر المؤمنین، مولیٰ المسلمین، علی مرتضیٰ
شیر خدا مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی و حضرت سیدنا عوف بن مالک اشجعی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہدایت فرمائی۔ ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں بسند حسن حضرت مولیٰ علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ انھوں نے فرمایا:

”إذا اشتكى أحدكم فليستو هب من امرأته من صداقها
درهما فليشتر به عسلا ثم يأخذ ماء السماء فيجمع هنيئاً مريئاً
مباركاً (۷)۔

۳۔ پ ۲۶، ق ۹:

۲۔ پ ۱۴، النحل: ۶۹

۱۔ پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۸۴

۶۔ خوشی خوشی

۵۔ پ ۴، النساء: ۴

۲۔ پ ۱۸، النور: ۳۵

۷۔ المواهب اللدنیة ، المقصد الثامن ، الفصل الأول ، النوع الثاني ، =

جب تم میں کوئی بیمار ہو تو اسے چاہیے اپنی عورت سے اس کے مہر میں سے ایک درہم ہبہ کرائے، اس کا شہد مول لے پھر آسمان کا پانی لے کہ رچتا پچتا برکت والا جمع کرے گا۔

ایک بار فرمایا:

”إذا أراد أحدكم الشفاء فليكتب اية من كتاب الله في صحيفة وليغسلها بماء السماء وليأخذ من امرأته درهم عن طيب نفس منها فليشتر به عسلا فليشربه فإنه شفاء“ ذکرہ الإمام القسطلانی فی المواہب اللدنیۃ^(۱)۔
علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں :

”مرض عوف بن مالك الأشجعي الصحابي رضي الله تعالى عنه فقال: ائتوني بماء فإن الله تعالى يقول: ”وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبْرَكًا“ ثم قال: ائتوني بعسل وتلا الآية ”فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ“ ثم قال:

= ذکر طہ صلی اللہ علیہ وسلم لداء استطلاق البطن ، ج ۳، ص ۴۸، دار

الکتب العلمیۃ، بیروت]

۱۔ جب تم میں سے کوئی شخص شفا چاہے تو قرآن عظیم کی کوئی آیت رکابی میں لکھے اور بارش کے پانی سے دھوئے اور اپنی عورت سے ایک درہم اس کی خوشی سے لے اس کا شہد خرید کر پیئے کہ بیشک شفا ہے۔ امام قسطلانی نے مواہب اللدنیۃ میں اسے ذکر کیا ہے۔

[المواہب اللدنیۃ ، المقصد الثامن ، الفصل الأول ، النوع الثاني ، ذکر

طہ صلی اللہ علیہ وسلم لداء استطلاق البطن ، ج ۳، ص ۴۸، دارالکتب

العلمیۃ، بیروت، وجدت فیہ بتغیر قلیل]

اثنونى بزيت و تلا ”مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ“ فخلط ذلك بعضه ببعض و شربه فشفاء (۱)۔

عوف بن مالک اشجعی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علیل (۲) ہوئے، فرمایا: پانی لاؤ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”ہم نے اتارا آسمان سے برکت والا پانی“ پھر فرمایا: شہد لاؤ۔ اور آیت پڑھی کہ ”اس میں شفاء ہے لوگوں کیلئے“۔ پھر فرمایا: روغن زیتوں لاؤ، اور آیت پڑھی کہ ”برکت والے پیڑ سے“ پھر ان سب کو ملا کر نوش فرمایا (۳)، شفاء پائی۔

تو جب متفرقات (۴) کا جمع کرنا جائز و نافع ہے تو یہ تو ایک ہی دو اسب خوبیوں کی جامع ہے اس کی کامل نظیر (۵) نسخہ امام اجل (۶) حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک، شاگردِ رشید حضرت امام الائمہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما و نسخہ بحلیہ رویائے حضور پرنور سید المرسلین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے، علی بن حسین بن شقیق کہتے ہیں: میرے سامنے ایک شخص نے امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی: اے عبدالرحمن! سات برس سے میرے ایک زانو میں پھوڑا ہے قسم قسم کے علاج کئے، طبیبوں سے رجوع کی، کچھ نفع نہ ہوا۔ فرمایا:

۱۔ شرح العلامة الزرقاني على المواهب اللدنية ، المقصد الثامن ، الفصل الأول ، النوع الثاني ، ذكر طبه صلى الله عليه وسلم لداء استطلاق البطن ، ج ۹، ص ۹۳، ۹۴ ، دار الكتب العلمية ، بيروت ، وجدت فيه بتغير قليل - ۲۔ بیمار ۳۔ پی لیا ۴۔ مختلف چیزوں

۵۔ مکمل مثال ۶۔ بہت بڑے امام

”اذھب فانظر موضعا يحتاج الناس إلى الماء فاحفر
هناك بئرا فإنني أرجو أن تنبع لك هناك عين ويمسك عنك
الدم، ففعل الرجل فبراً“۔ رواہ الإمام البیہقی عن علی قال
سمعت ابن المبارک وسئلہ الرجل فذکرہ^(۱)۔

امام بیہقی فرماتے ہیں: اسی قبیل^(۲) سے ہمارے استاد ابو عبد اللہ حاکم
(صاحب مستدرک) کی حکایت ہے کہ انکے منہ پر پھوڑے نکلے، طرح طرح کے علاج
کئے، نہ گئے، قریب ایک سال کے اسی حال میں گزرا، انھوں نے ایک جمعہ کو امام استاذ
ابو عثمان صابونی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی مجلس میں دُعا کی درخواست کی، امام نے دُعا
فرمائی اور حاضرین نے بکثرت آمین کہی، دوسرا جمعہ ہوا، کسی بی بی نے ایک رقعہ مجلس
میں ڈال دیا اس میں لکھا تھا کہ میں اپنے گھر پلٹ کر گئی اور شب کو ابو عبد اللہ حاکم کے
لئے دُعا میں کوشش کی، میں خواب میں جمالِ جہاں آرائے حضور رحمت عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئی^(۳) گویا مجھے ارشاد فرماتے ہیں: ”قولی

۱۔ ”جا ایسی جگہ دیکھ جہاں لوگوں کو پانی کی حاجت ہو وہاں ایک کنواں کھود، (اور ارشاد فرمایا
کہ) میں امید کرتا ہوں کہ وہاں تیرے لئے ایک چشمہ نکلے گا اور تیرا یہ خون بہنا بند ہو جائے
گا۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور اچھا ہو گیا“۔ اسے بیہقی نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کیا۔ فرمایا میں نے ابن مبارک سے سنا، ان سے ایک شخص نے سوال کیا تو انہوں نے اس
حدیث کو ذکر کیا [شعب الایمان، ج ۳، ص ۲۲۱، رقم الحدیث ۳۳۸۱،
دارالکتب العلمیۃ بیروت] ۲۔ قسم

۳۔ جن کے حسن سے کائنات میں خوبصورتی ہے، اس رحمت والے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
خواب میں دیدار نصیب ہوا،

لأبي عبدالله يوسف الماء على المسلمين“ (۱)۔ امام بیہقی فرماتے ہیں میں وہ رقعہ اپنے استاد حاکم کے پاس لے گیا، انھوں نے اپنے دروازے پر ایک سقايہ (۲) بنانے کا حکم دیا، جب بن چکا اس میں پانی بھر وادیا اور برف ڈالی اور لوگوں نے پینا شروع کیا ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ شفاء ظاہر ہوئی پھوڑے جاتے رہے، چہرہ اس اچھے سے اچھے حال پر ہو گیا جیسا کبھی نہ تھا، اس کے بعد برسوں زندہ رہے (۳)۔

بالجملہ (۴) مسلمانوں کو چاہیے اس پاک مبارک عمل میں چند باتوں کا لحاظ واجب جائیں کہ ان منافع جلیلہ دُنیا و آخرت سے بہرہ مند (۵) ہوں۔

i۔ تصحیح نیت (۶) کہ آدمی کی جیسی نیت ہوتی ہے ویسا ہی پھل پاتا ہے، نیک کام کیا اور نیت بُری تو وہ کچھ کام کا نہیں، ”إنما الأعمال بالنیات“ (۷) تو لازم کہ ریا یا ناموری (۸) وغیرہ اغراض فاسدہ (۹) کو اصلاً (۱۰) دخل نہ دیں ورنہ نفع درکنار (۱۱) نقصان کے سزاوار (۱۲) ہونگے و العیاذ باللہ تعالیٰ (۱۳)۔

ii۔ صرف اپنے سر سے بلا ٹالنے کی نیت نہ کریں کہ جس نیک کام میں چند طرح

۱۔ ”ابو عبد اللہ سے کہہ، مسلمانوں پر پانی کی وسعت کرے“ ۲۔ پانی کی سبیل

۳۔ شعب الإيمان، ج ۳، ص ۲۲۲، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

۴۔ تمام ۵۔ فائدہ اٹھانے والے ۶۔ نیت کی درستگی

۷۔ ”اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے“ [صحیح البخاری، کتاب بدء الوحي، باب کیف کان بدء الوحي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم

الحديث ۱، ج ۱، ص ۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت]

۸۔ شہرت ۹۔ بُرے مقاصد ۱۰۔ بالکل

۱۱۔ ایک طرف رہا ۱۲۔ سزا کے حقدار ۱۳۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ

کے اچھے مقاصد ہوں اور آدمی ان میں ایک ہی کی نیت کرے تو اسی لائق ثمرہ (۱) کا مستحق ہوگا ”إنما لكل امرئ ما نوى“ (۲) جب کام کچھ بڑھتا نہیں صرف نیت کر لینے میں ایک کام کے دس ہو جاتے ہیں تو ایک ہی نیت کرنا کیسی حماقت اور بلا وجہ اپنا نقصان ہے۔ ہم اوپر اشارہ کر چکے کہ اس عمل میں کتنی نیکیوں کی نیت ہو سکتی ہے ان سب کا قصد (۳) کریں کہ سب کے منافع پائیں بلکہ حقیقتاً اس عمل سے بلا ملنا بھی انہی نیتوں کا پھل ہے جیسا کہ ہم نے احادیث سے روشن کر دیا تو بغیر ان نیتوں اُعنی صدقہ فقرا و خدمتِ صلحا و صلہ رحم و احسانِ جار (۴) وغیرہ مذکورات کے بلا ملنے کی خالی نیت پوست بے مغز (۵) ہے۔

iii۔ اپنے مالوں کی پاکی میں حد درجہ کی کوشش بجالائیں کہ اس کام میں پاک ہی مال لگایا جائے، اللہ عزوجل پاک ہے پاک ہی کو قبول فرماتا ہے۔

الشيخان والنسائي والترمذي وابن ماجة وابن خزيمة عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ”لا يقبل الله إلا الطيب“ هو قطعة حديث وفي

۱۔ پھل، بدلہ ۲۔ ”ہر شخص کو وہی حاصل ہوگا جس کی وہ نیت کرے“

[صحیح البخاری، کتاب بدء الوحي، باب کیف کان بدء الوحي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، ج ۱، ص ۶، رقم الحديث ۱، دار الكتب العلمية، بيروت] ۳۔ ارادہ

۴۔ میرا مطلب ہے کہ فقیروں پر صدقہ کرنا، نیک لوگوں کی خدمت، رشتہ داروں سے حسن سلوک سے

پیش آنا اور پڑوسیوں پر احسان کرنا

۵۔ بغیر دماغ کے کھال، مراد بے وقوفی

الباب عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما^(۱)۔

ناپاک مال والوں کو یہ رونا کیا تھوڑا ہے کہ ان کا صدقہ، خیرات، فاتحہ، نیاز کچھ قبول نہیں، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

iv۔ زہار، زہار^(۲) ایسا نہ کر کہ کھاتے پیتوں کو بُلائیں، محتاجوں کو چھوڑیں کہ زیادہ مستحق وہی ہیں اور انھیں اس کی حاجت ہے تو ان کا چھوڑنا انھیں ایذا^(۳) دینا اور دل دکھانا ہے، مسلمانوں کی دل شکنی^(۴) معاذ اللہ وہ بلائے عظیم ہے کہ سارے عمل کو خاک کر دے گی، ایسے کھانے کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے بدتر کھانا فرمایا کہ پیٹ بھرے بلائے جائیں جنھیں پرواہ نہیں اور بھوکے چھوڑ دیئے جائیں جو آنا چاہتے ہیں۔

مسلم عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ”شرا الطعام طعام الوليمة يمنعها من يأتيها ويُدعى إليها من يأبأها“ وللطبراني في الكبير و الديلمي في مسند الفردوس بسند حسن عن ابن عباس

۱۔ ”شیخین (امام بخاری و مسلم)، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ پاک ہی کو قبول کرتا ہے“ [صحیح البخاری، کتاب الزکاة، باب صدقة من کسب طیب، ج ۱، ص ۴۷۶، رقم الحدیث ۱۴۱۰، دار الکتب العلمیہ، بیروت] یہ حدیث کا ایک حصہ ہے اور اس بارے میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

۳۔ دل توڑنا

۳۔ تکلیف

۲۔ خبردار، ہرگز

رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بلفظ ”يدعى إليه الشبعان ويحبس عنه الجائع“ وفي الباب غيرهما (۱)۔

۷۔ فقراء کہ آئیں کہ اُن کی مدارات و خاطر داری (۲) میں سعی جمیل (۳) کریں، اپنا احسان اُن پر نہ رکھیں بلکہ آنے میں اُن کا احسان اپنے اوپر جانیں کہ وہ اپنا رزق کھاتے اور تمھارے گناہ مٹاتے ہیں، اٹھانے، بٹھانے، بلانے، کھلانے، کسی بات میں برتاؤ ایسا نہ کریں جس سے ان کا دل دکھے کہ احسان رکھنے، ایذا دینے سے صدقہ بالکل اکارت جاتا ہے، قال الله تعالى :

”الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ“

۱۔ امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : ”بدترین کھانا اُس دعوتِ ولیمہ کا کھانا ہے کہ جو اس میں آنا چاہتا ہے اسے روک دیا جاتا ہے اور جو نہیں آنا چاہتا اسے بلایا جاتا ہے“ [صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة، ص ۷۵۰، رقم الحديث ۱۱۰، دار ابن حزم، بیروت] (طبرانی نے کبیر میں اور دیلمی نے مسند الفردوس میں سند حسن کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے واسطے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی اس لفظ سے نقل کیا کہ ”سیر شدہ کو دعوت دی جائے اور بھوکے کو روکا جائے“ [المعجم الكبير، أبو العالية عن ابن عباس، ج ۱۲، ص ۱۲۳، رقم الحديث ۱۲۷۵۴، دار إحياء التراث العربي، بیروت] اس بارے میں ان کے علاوہ نے بھی احادیث روایت کی ہیں۔

۳۔ اچھی کوشش

۲۔ خاطر تو وضع کرنا، خوب خدمت کرنے

مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَتَّبِعُهَا أَذَى ط وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ۝ يٰٓأَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ
النَّاسِ“ (۱) الآیہ .

جو لوگ مال خرچ کرتے ہیں اپنے مال خدا کی راہ میں پھر اپنے دیئے کے پیچھے
نہ احسان رکھیں، نہ دل دکھانا، اُن کے لئے ان کا ثواب ہے اپنے رب کے پاس، نہ اُن
پر خوف اور نہ وہ غم کھائیں، اچھی بات (کہ ہاتھ نہ پہنچا تو میٹھی زبان سے سائل کو پھیر
دیا) اور درگزر رے (کہ فقیر نے ناحق ہٹ (۲) یا کوئی بے جا حرکت کی تو اس پر خیال نہ
کیا، اسے دُکھ نہ دیا) یہ اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے دل ستانا (۳) ہو اور اللہ
بے پرواہ ہے (کہ تمہارے صدقہ و خیرات کی پرواہ نہیں رکھتا، احسان کس پر کرتے
ہو) حلم والا ہے (کہ تمہیں بے شمار نعمتیں دے کر تمہاری سخت سخت نافرمانیوں سے
درگزر فرماتا ہے تم ایک نوالہ محتاج کو دے کر وجہ بے وجہ اسے ایذا دیتے ہو) اے ایمان
والو! اپنی خیرات اکارت (۴) نہ کرو احسان رکھنے اور دل ستانے سے اس کی طرح جو
مال خرچ کرتا ہے لوگوں کے دکھاوے کو (کہ اس کا صدقہ سرے سے اکارت ہے
والعیاذ باللہ رب العالمین)

ان سب باتوں کے لحاظ کے ساتھ اس عمل کو ایک ہی بار نہ کریں بار
بار بجلائیں (۵) کہ جتنی کثرت ہوگی اتنی ہی فقراء و غربا کی منفعت (۶) ہوگی، اتنی اپنے
لئے دینی و دنیوی و جسمی و جانی رحمت و برکت و نعمت و سعادت ہوگی، خصوصاً ایامِ قحط میں

۳۔ دل دکھانا

۲۔ بلا وجہ ضد

۱۔ پ ۳، البقرہ: ۲۶۲ تا ۲۶۴

۶۔ فائدہ

۵۔ کریں

۴۔ برباد، ضائع

تو جب تک عیاذاً باللہ قحط رہے روزانہ ایسا ہی کرنا مناسب کہ اس میں نہایت سہل (۱) طور پر غرباء و مساکین کی خبر گیری (۲) ہو جائے گی، اپنے کھانے میں اُن کا کھانا بھی نکل جائے گا، دیتے ہوئے نفس کو معلوم بھی نہ ہوگا اور جماعت کی وجہ سے سو کا کھانا دوسو کو کفایت کرے گا، قحط عام الرماد (۳) میں حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کا قصد ظاہر فرمایا، وباللہ التوفیق وهدایۃ الطریق۔

الحمد لله کہ یہ مفرد جواب نفیس ولا جواب عشرۃ اوسط ماہ فاخر ربیع الآخر (۴) کے تین جلسوں (۵) میں تسویداً (۶) و تنبیہاً (۷) تمام اور بالمحاذ تارنخ راد القحط و الوباء بدعوة الجیران و مواساة الفقراء نام ہوا۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین و الصلاة والسلام
على سيد المرسلین محمد و آلہ وصحبہ أجمعین و الله سبحانه و
تعالیٰ أعلم و علمہ جل مجده أتم و أحکم (۸)۔



- | | | |
|---|---------------------------|-------------------|
| ۱۔ بہت آسان | ۲۔ خاطر تواضع | ۳۔ خاکستری کے سال |
| ۴۔ عمدہ مہینے، ربیع الثانی کے درمیانی دس دنوں | ۵۔ نشستوں | |
| ۶۔ مسودہ کی تحریر | ۷۔ نوک پلک سنوار کر بہتری | |
| ۸۔ اور ہماری دُعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جو مالک سارے جہان والوں کا اور رسولوں کے سردار محمد، ان کی آل اور تمام صحابہ پر درود و سلام، اللہ تبارک و تعالیٰ زیادہ جانتا ہے اور اس کا علم، اس کی بزرگی کامل ترین اور بہت زیادہ محکم ہے۔ | | |

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
۱	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	پاک کمپنی، لاہور
۲	کنز الایمان	امام أحمد رضا خان علیہ الرحمة	رضا اکیڈمی، بمبئی
۳	صحیح البخاری	محمد بن إسماعیل البخاری علیہ الرحمة	دارالکتب العلمیہ بیروت
۴	صحیح مسلم	مسلم بن حجاج النیشاپوری علیہ الرحمة	دار ابن حزم، بیروت
۵	صحیح ابن حبان	محمد بن حبان رحمة الله علیه	دارالکتب العلمیہ بیروت
۶	سنن الترمذی	محمد بن عیسیٰ الترمذی رحمة الله علیه	دارالفکر، بیروت
۷	سنن أبي داؤد	أبو داؤد سليمان بن أشعث رحمة الله علیه	دار إحياء التراث، بیروت
۸	سنن ابن ماجه	محمد بن یزید بن ماجه علیہ الرحمة	دارالمعرفة، بیروت
۹	المسند لإمام أحمد	الإمام أحمد بن حنبل رحمة الله علیه	دار الفكر، بیروت
۱۰	مسند أبي يعلى	أبو يعلى أحمد الموصلي رحمة الله علیه	دارالکتب العلمیہ بیروت
۱۱	المعجم الكبير	سليمان بن أحمد الطبراني رحمة الله علیه	المكتبة الفيصلية، بیروت
۱۲	المعجم الأوسط	سليمان بن أحمد الطبراني رحمة الله علیه	دارالکتب العلمیہ بیروت
۱۳	المستدرک	محمد بن عبدالله الحاكم علیہ الرحمة	دار المعرفة، بیروت
۱۴	کنز العمال	علاء الدين المتقي علیہ الرحمة	دارالکتب العلمیہ بیروت
۱۵	الترغيب والترهيب	الإمام زكي الدين بن عبدالله المنذري	دارالکتب العلمیہ بیروت

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
۱۶	الفردوس بمائثور الخطاب	شیرویه بن شہر دار الدیلمی علیہ الرحمۃ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
۱۷	مجمع الزوائد	علی بن ابی بکر الہیثمی علیہ الرحمۃ	دار الفکر، بیروت
۱۸	شعب الایمان	أحمد بن حسین بن علی البیهقی علیہ الرحمۃ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
۱۹	مرقاۃ المفاتیح	علی بن سلطان (ملا علی قاری)	دار الفکر، بیروت
۲۰	العلل المتناہیۃ	علامہ عبدالرحمن بن علی الجوزی	دارالکتب العلمیۃ بیروت
۲۱	المواہب اللدنیۃ	علامہ شہاب الدین احمد قسطلانی	دارالکتب العلمیۃ بیروت
۲۲	شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ	علامہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ ، بیروت
۲۳	تاریخ البغداد	أبو بکر أحمد بن علی الخطیب البغدادی	دارالکتب العلمیۃ بیروت
۲۴	رسائل عطاریہ (حصہ اول)	امیر الملت محمد الیاس عطاری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ ، کراچی



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِٖ مِنْ النَّبِيِّيْنَ الرَّحْمٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے منجانب سے سنّت کی بہاریں ہمارے ہاں میں بکثرت شتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر شعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رخصائے الہی کیلئے انجھی انجھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی عادت ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قلوبوں میں یہ نیت ثواب سنتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی فی انعامات کا رسالہ پڑ کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو متبع کروانے کا معمول بنالیتے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس کی بزرگت سے پابند سنّت بننے لگتا ہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے ٹوہنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی فی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی قلوبوں“ میں سفر کرتا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شعبہ مسجد کھارہ۔ فون: 021-32203311
- راولپنڈی: فضل وارچہ روڈ، کھلی چوک، قنبر۔ فون: 051-5553765
- لاہور: داتا گوردوارہ گنج گنج، کلاں روڈ۔ فون: 042-37311679
- چناب: لیٹان۔ مدینہ گارگٹ نمبر 1، انڈسٹریل ایریا۔ فون: 068-5571686
- سرگودھا: (فضل آباد)۔ انٹرنیٹ پر بازار۔ فون: 041-2632025
- خان پور: قرآنی چوک، کراچی۔ فون: 068-5571686
- کشمیر: چوک، مہدیہاں۔ فون: 058274-37212
- کوہاٹ: چوک، مہدیہاں۔ فون: 022-2620122
- سکس: لیٹان۔ مدینہ وارچہ روڈ۔ فون: 071-5619195
- مٹان: نزدیکی، مٹان۔ مہدیہاں۔ فون: 061-4511192
- گوجرانو: لیٹان۔ مدینہ وارچہ روڈ، گوجرانو۔ فون: 055-4225653
- کابل: کابل۔ نزدیکی، مٹان۔ مہدیہاں۔ فون: 044-2550767
- گلبرگ: (مکہ)۔ مٹان۔ مہدیہاں۔ فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سودا گران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)